لمحمدؐ وزاد محمدؐ علی الانبیاء اضعاف درجات۔

فقال ابن عباس اشهد یا ابا الحسن انك من الراسخین فی العلم

فقالؑ: ویحك دمالی لا اقول ماقلت فی نفسی من استعظمه الله عزوجل فی عظمته فقال: وانك لعلی خلق عظیم

(کتاب الاحتجاج طبرسی ج ا ص ۳۱۴)

جمع کردی اور دیگر انبیاء سے محمدؐ کا درجہ کئی گنا زیادہ بنایا۔

ابن عباس نے کہا کہ اے ابو الحسن میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ علم کے راسخین سے ہیں۔

فرمایا کہ وائے ہو تجھ پر جو کچھ میرے لئے ہے وہ تو میں نے کہا ہی نہیں۔ میں نے جو کچھ کہا وہ اس ہستی کے لئے ہے جس کی عظمت میں خدائے عزوجل نے فرمایا کہ "یقیناً تم خلق عظیم ہو۔"

ص ا: حطیم: کعبہ شریف کے کنارہ کی دیوار۔ رکن زمزم اور مقام ابراہیم کے درمیان کی جگہ۔

ادعیہ ماثورہ

مذہب نے انسان کے جذبۂ تکبیر و نخوت کو رد کرنے کے لئے دعا کا حکم دیا ہے کیونکہ دعا اظہار عبودیت کا ایک ایسا مظاہر ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے خود اپنے بندوں کے لئے پسند کیا چنانچہ ارشاد باری ہے کہ "جب میرے بندے تم سے میرے متعلق سوال کریں تو کہہ دو کہ میں ان کے پاس ہی ہوں جب کوئی بندہ دعا مانگتا ہے میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں پس انہیں چاہیئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں"۔ (البقرہ) و نیز ارشاد ہوتا ہے کہ "واسئلوا الله من فضله (خدا سے اس کے فضل کو طلب کرو) اور وعدہ فرماتا ہے کہ "ادعونی استجب لکم" (مجھ سے دعا مانگو تو میں قبول کرتا ہوں) اور سوال کرتا ہے کہ "اَمَّن یُّجِیبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ" (کون ہے جو مضطر کی دعا کو قبول کرتا جب کہ وہ مانگتا ہے اور اس کی تکلیف کو دفع کرتا ہے۔)

حضرت رسالت مآبؐ نے فرمایا کہ معلوم نہیں انسان کب زمانہ کے حوادث اور مصائب میں مبتلا ہو اسی لئے اس کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں مصروف رہے جس سے بلائیں رد ہوتی ہیں۔ حضرت امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعا کی طرف بڑھو کہ دعا کرنا خداوند تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

حضرت امیرالمومنینؑ کی ادعیہ دمناجاتیں اول تو آپ کے اصحاب نے مدون کی تھیں اس کے بعد چند علماء نے مجموعہ کی شکل میں ترتیب دینا شروع کیا جن کے منجملہ ابو احمد عبدالعزیز مصری متوفی ۳۳۰ھ اور شیخ عبداللہ بن صالح متوفی ۱۳۵ھ

اور شیخ عبداللہ بن صالح متوفی ۱۱۳۵ھ قابل ذکر ہیں۔ شیخ عبداللہ نے ۱۶۱ دعاؤں اور مناجات کا ایک مجموعہ مرتب کر کے اس کا نام صحیفہ علویہ رکھا جس کا ترجمہ اردو میں ہو چکا ہے اس مجموعہ میں حمد و نعت و عظمت خداوندی عشق رسول کے گلدستے، درود و سلام سے مزین ادعیہ و مناجات میں استغفار کی روح، فصاحت و بلاغت و جامعیت کلام کا معجزانہ پہلو، موثر انداز بیان اور ایسا اظہار کرب و اندوہ ہے کہ دعا کبھی بغیر قبول ہوئے نہ رہے۔

حضرت کی دعائیں تشبیب و مبالغہ اور تشبیہ و کنایہ سے بالکل معرا ہیں اس لئے کہ رنج و غم اور کرب و اندوہ میں ایسی شاعری نہیں ہوتی۔ بے ساختگی کے عالم میں دل سے جو آواز نکلتی ہے اس میں مجاز کی بو تک نہیں رہتی۔ الہیات کی بظاہر خشک وادی میں جمال حقیقت کے سوا مجاز کا وجود نظر نہیں آتا مگر حضرت امیرالمومنینؑ نے معنی و بیان کی خوبیوں کو اکٹھا کر کے اس خشک وادی کو ادب کا سرسبز و شاداب گلستان بنا دیا۔ اسی سخت بندشوں کی پابندی میں جکڑے ہوئے سینکڑوں دعاؤں کا لکھ دینا اور وہ بھی اس طرح نہیں کہ ایک ہی تخیل کو الفاظ بدل بدل کر دہرائیں بلکہ ہر مناجات ایک نئے انداز میں اور ہر دعا عجیب منت و سماجت کے ساتھ انتہائی فصاحت و بلاغت اور پرواز فکر کے ساتھ بیان کرنے پر دنیائے ادب کو محو حیرت کر دیا جس کی مثال خاندان نبوت کے معصومین کے علاوہ اور کہیں نہیں ملتی۔ ہر دعا و مناجات جا بجا قرآنی آیات سے اس بے مثال صناعی سے سجائی گئی ہے کہ کسی بڑے سے بڑے ادیب سے بھی اس تزئین کا امکان نہیں۔ زبان کی روانی کے ساتھ ترکیبوں کی چستی، صفت طباق و تضاد اور صنایع لفظیہ و معنویہ کی مثالیں جو ان ادعیہ میں مل سکتی ہیں کہیں اور نہ ملیں گی۔ ملاحظہ ہو:

(۱) صفت طباق و تضاد:

انت العالم و انا الجاھل انت القوی و انا الضعیف انت العزیز و انا الذلیل۔

"تو عالم ہے اور میں جاہل ہوں تو قوی ہے اور میں ضعیف ہوں تو عزت دار ہے اور میں ذلیل ہوں۔"

(۲) معاشی نظام سے متعلق۔

اللھم انی اعوذ بک من غنی مطغ وفقر منس۔

"خداوندا میں تجھ سے سرکش بنا دینے والی تونگری اور غافل بنا دینے والی فقیری سے پناہ مانگتا ہوں۔"

(۳) اسراف سے متعلق

اعوذ بک من البخل والسرف

میں تجھ سے بخل و اسراف دونوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۴) سرمایہ داری کی مذمت:

"میں تجھ سے سرمایہ داری تو چاہتا ہوں مگر ایسی سرمایہ داری نہیں جو مجھ میں انانیت پیدا کر کے سرکش بنا دے"

(۵) غیروں کی محتاجی:

اللّٰھم لا تکلنی علیٰ احد طرفۃ عین : بار الٰہا ایک چشم زدن کے لئے بھی تو مجھے کسی کے حوالہ نہ کر۔

خدا کی ذات کے متعلق غور کرنے والوں نے جتنا غور کیا ان کی حیرانی بڑھتی گئی۔ بالآخر وہ انکار کرنے لگے حالانکہ بیان کا عجز تھا۔ جن دعاؤں میں خدا کی حمد و ثناء کا ذکر ہے یہ خدا کے وجود کو وجدان عقلی میں راسخ کر دیتی ہیں اور ایک ایسی نفسیاتی کیفیت پیدا کرتی ہیں جس سے بندہ اپنے کو خدا کے بالکل قریب محسوس کرنے لگتا ہے۔ اگر کوئی شخص حضرت کی دعاؤں کو صبر و سکون سے معنی سمجھتے ہوئے ورد کرے تو مطالعہ باطن میں ایسا محو ہو جائے گا کہ وہ نہ ہی رہبانیت اور ترک دنیا کے جذبہ میں غرق ہوگا اور نہ مایوسی کا شکار رہے گا۔

استغفار : لکھنے والوں نے استغفار کے لئے متعدد کلمات تجویز کئے مگر جو رقت انگیز کلمات امیرالمومنین کی مناجاتوں میں ملتے ہیں ان کی نظیر دنیا کے کسی مذہبی لٹریچر میں نہیں ملتی۔ ممکن نہیں کہ کوئی گناہ گار ان کلمات استغفار کو ادا کرے اور اس کے لئے دریائے اجابت نہ کھل جائیں حضرت کی دعاؤں کا ورد کرنے والا بہت جلد محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس کے قلب میں نور اور روح میں پاکیزگی پیدا ہو رہی ہے اور وہ تاریکی سے نکل کر روشنی میں آ رہا ہے۔

صحیفہ علویہ کی دعا نمبر ۱۶ عجز و تذلیل کے موضوع پر ایک عجیب و غریب استغفار ہے جس میں حضرت نے قرآن مجید کی تمام آیات استغفار کو ایک دلنشین انداز میں ترتیب دے کر توبہ و انابت کا جو ہر کشید فرمایا ہے۔ اور ہر آیت کے بعد " وانا استغفرك واتوب الیك " کا اعادہ فرما کر ایک وجد و کیف کے عالم کی سیر کرا دی۔

ہر استغفار دیدہ عبرت نگاہ کے لئے دعوت اصلاح و ہوش ہے۔ اکثر مقامات پر ایسے رقت انگیز مناظر ہیں کہ توجہ سے پڑھنے والا خوف و ہراس سے لرزاں ہو جائے چنانچہ ایک مقام پر ارشاد ہے۔

" الٰہی، ہماری اس حالت مسافرت پر رحم فرمانا جب ہمیں قبروں کے پیٹ ہضم کر لیں گے اور ہمارے ان گھروں کو اینٹوں کی چھت سے پاٹ دیا جائے گا۔ الٰہی ہم پر اس وقت رحم کرنا جب ہم عریاں اور پا برہنہ ہوں گے قبروں کی خاک ہمارے سروں پر ہوگی قیامت کے خوف سے ہماری آنکھیں پھٹی ہوں گی۔ اس وقت اپنا کرم ہم سے نہ روک لینا " ایک اور دعا ملاحظہ ہو (مناجات نمبر ۲۳)

اِلٰهِی عَظُمَ جُرْمِی اِذْ کُنْتَ الْمُبَارِزَ بِهٖ وَکَبُرَ ذَنْبِی اِذْ کُنْتَ الْمُطَالِبَ بِهٖ اِلَّا اَنِّی اِذَا ذَکَرْتُ کَبِیْرَ جُرْمِی وَعَظِیْمَ غُفْرَانِكَ وَجَدْتُ الْحَاصِلَ مِنْ بَیْنَهُمَا عَفْوَ رِضْوَانِكَ ۔

ترجمہ : یا اللہ میرا جرم بہت عظیم ہے جبکہ تو اس کے مقابل ہے اور میرے گناہ بہت بڑے ہیں اور تو باز پرس کریگا مگر جب میں اپنے بڑے گناہوں کو یاد کر کے تیری عظیم الشان مغفرت کو یاد کرتا ہوں تو تیری خوشنودی اور بخشش کو ان

دونوں کے درمیان موجود پاتا ہوں۔

(مناجات نمبر ۲۳) کے چند ادرمقامات کی حلاوت ملاحظہ ہو۔

(۱) الٰهی لیس تشبہ مسئلتی سائلین

ترجمہ : خداوندا میرا سوال عام سائلین کی طرح نہیں ہے کیونکہ ہر مانگنے والا نا کام رہا تو مانگنا چھوڑ دیتا ہے مگر میں نے جس امر کی تجھ سے خواہش کی ہے اس سے کسی حالت میں بھی مستغنی نہیں ہوں۔ بارالہٰا مجھ سے راضی ہو جا اور اگر مجھ سے راضی نہیں ہوتا تو مجھے معاف کر دے کہ کبھی ناراض آقا بھی اپنے غلام کو معاف کر دیتا ہے خداوندا میں تجھ سے کیوں کر مانگوں جب کہ میں میں ہوں یا تجھ سے کیسے مایوس ہو جاؤں کہ تو تو ہے۔

(۲) الٰهی خلقت لی جسماً....

بارالہا تو نے میرا جسم خلق فرمایا اور اس میں میرے وہ اعضا قرار دیئے جن سے میں کبھی تیری اطاعت کرتا ہوں اور کبھی نافرمانی اور کبھی تجھے ناراض کرتا ہوں اور کبھی راضی۔ تو نے میرے نفس کو خواہشات کی طرف داعی قرار دیا ہے اور مجھے اس گھر میں مقیم کیا ہے جو آفات سے بھرا ہوا ہے اور پھر مجھے حکم دیا کہ گناہوں سے بچوں۔ پس میں تجھ ہی سے پناہ مانگتا ہوں تیری ہی تائید سے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہوں اور تجھ ہی سے تجھے راضی کرنے والے اعمال کی توفیق چاہتا ہوں۔

(۳) الٰہی تیری عزت و جلال کی قسم میں تجھے اس محبت کے ساتھ چاہتا ہوں جس کی چاشنی میرے دل میں جاگزیں ہے اور تیری وحدت کے پرستاروں کے ضمیر بھی گمان نہیں کر سکتے کہ تو اپنے چاہنے والوں سے بغض رکھے گا۔ الٰہی میں تیرے عفو کا اسی طرح انتظار کر رہا ہوں جس طرح گناہ گار کرتے ہیں اور نیکوکار تیری جس رحمت کی توقع رکھتے ہیں میں اس سے مایوس نہیں ہوں۔

(۴) الٰہی تو مجھ پر غضب ناک نہ ہو کہ میں تیرے غضب کی تاب نہیں لا سکتا اور مجھ سے ناراض نہ ہو کہ تیرے غصہ کو برداشت نہیں کر سکتا۔

الٰهی أَلِلنَّارِ ربتنی اُمّی

ترجمہ : الٰہی کیا میری ماں نے مجھے جہنم کے لئے پالا تھا۔ کاش وہ مجھے نہ پالی ہوتی۔ کیا اس نے مجھے بدبختیوں کے لئے پیدا کیا تھا کاش مجھے پیدا نہ کرتی۔ خداوندا جب میں اپنی لغزشیں یاد کرتا ہوں تو میرے آنسو بہنے لگتے ہیں یہ کیونکر نہ بہیں کہ میں نہیں جانتا کہ میرا انجام کیا ہوگا۔

بلاغت وجامعیت : حضرت امیرالمومنین کے کلام کا ایک معجزانہ پہلو یہ ہے کہ مختصر سے مختصر الفاظ میں

وسیع ترین مفہوم ادا فرماتے ہیں ان مختصر اور چھوٹے جملوں میں ایک عالم اکبر آباد کر دیا جس سے صرف ارباب بصیرت ہی لطف اندوز ہو سکتے ہیں ممکن ہے پہلی نظر میں اکثر حضرات نفس مضمون کی وسعت و مقصد اچھی طرح سمجھ نہ سکیں مگر چند بار خضوع و خشوع سے معنی سمجھتے ہوئے اعادہ کریں تو ان میں ایک وجدانی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ چند ارشادات ملاحظہ ہوں۔

(۱) الٰهی اِنْ عفوت بفضلك وَاِنْ عَذَّبْتَ فبعدلك

ترجمہ: اگر تو نے مجھے معاف کر دیا تو یہ تیرا فضل ہوگا اور اگر تو نے معذب کیا تو یہ تیرا عدل ہوگا۔

(۲) اَللّٰهُمَّ احْمِلْنِی عَلٰی عَفْوِكَ وَلَا تَحْمِلْنِی عَلٰی عَدْلِكَ

خداوندا مجھے اپنی معافیوں کے لئے تیار فرما عدل کے لئے نہیں۔

جس طرح کسی دنیاوی حاکم کے پاس درخواست پیش کرنے کے اوقات مقرر رہتے ہیں اور عرض حال خاص انداز اور خاص الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے اسی طرح احادیث سے واضح ہے کہ دعاؤں کے قبول ہونے کے خاص اوقات ہیں لہذا ہمیں چاہیئے کہ ان مخصوص اوقات میں سائل کی حیثیت اور معطی کی عظمت و منزلت کا خیال رکھتے ہوئے ایسے الفاظ میں حاجت طلب کریں کہ دعائیں اثر پذیر ہوں چنانچہ حضرت امیر المومنین نے ہمیں تعلیم دی کہ دعا کس طرح کرنی چاہیئے یہ انداز التجا حضرت امیر المومنین سے مخصوص ہے جو کسی اور کو نصیب نہ ہو سکا۔

صحیفہ علویہ کی چند مشہور دعائیں ملاحظہ ہوں۔

(۱) **دعائے صباح**: یہ دعا صحیفہ علویہ میں ایک شہ پارہ (MASTER PIECE) کی حیثیت رکھتی ہے دعا کیا ہے فصاحت و بلاغت کا ایک سمندر ہے یا نغمۂ داؤدی اعجاز نطق ہے یا ادبیات کا آسمان ہفتم۔ سوز و گداز اور تاثیر و نفوذ کے لحاظ سے ایک یکتائے روزگار الہامی شہ پارہ ہے جس کی ابتدا ان الفاظ سے ہوتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ دَلَعَ لِسَانَ الصَّبَاحِ بِنُطْقِ تَبَلُّجِهٖ وَسَرَّحَ قِطَعَ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ ......

خداوندا اے وہ جس نے صبح کی زبان کو اس کی تابانیوں کی گویائی سے ظاہر کیا اور پارہائے شب تاریک کو اس کی تاریک تیرائیوں سمیت رخصت کیا اور چرخ گردوں کی صنعت کو اس کے برجوں کے حدود میں پائیدار کیا اور ضیائے آفتاب کو اس کی برافروختگی کے نور سے منور کیا۔

یَا مَنْ دَلَّ عَلٰی ذَاتِهٖ بِذَاتِهٖ ...

اے وہ جس نے اپنی ذات پر اپنی ذات سے رہنمائی

اِلٰهِي قَرَعْتُ بَابَ رَحْمَتِكَ بِيَدِ رَجَائِي وَهَرَبْتُ اِلَيْكَ لَاجِيًا۔

کی جو اپنی مخلوق کے ہم جنس ہونے سے پاک اور اپنی کیفیتوں کی مناسبت سے بلند ہے۔

الٰہی میں نے تیرے رحمت کے دروازہ کو اپنی امیدوں کے ہاتھ سے کھٹکھٹایا اور اپنی خواہشات کی زیادتی کی وجہ تیری بارگاہ میں دوڑا آیا ہوں اور تیری رسیوں کے سرے اپنی محبت کی انگلیوں سے تھام لئے۔ خداوندا میں نے لغزشوں اور خطاؤں کی بناء پر جو گناہ کئے ہیں ان سے درگذر فرما اور مجھے افتادگی ہلاکت سے بچالے۔

اس دعا کا آخری جملہ ملاحظہ ہو۔

اِلٰهِي قَلْبِي مَحْجُوبٌ وَعَقْلِي مَغْلُوبٌ وَنَفْسِي مَعْيُوبٌ وَهَوَائِي غَالِبٌ وَطَاعَتِي قَلِيْلَةٌ وَمَعْصِيَتِي كَثِيرَةٌ وَلِسَانِي مُقِرٌّ بِالذُّنُوبِ وَمُعْتَرِفٌ بِالْعُيُوبِ فَمَا حِيْلَتِي يَا عَلَّامَ الْغُيُوبِ وَيَا سَتَّارَ الْعُيُوبِ وَيَا غَفَّارَ الذُّنُوبِ اِغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهَا يَا غَفَّارُ۔

ترجمہ: خداوندا میرا دل شرمندہ میری عقل شکست خوردہ میرا نفس معیوب میری خواہشات مجھ پر غالب میری طاعت بہت کم میرے گناہ بہت زیادہ میری زبان گناہوں کی مقر اور عیبوں کی معترف ہے۔ پس اے غیب کے جاننے والے عیبوں کی پردہ پوشی کرنے والے اور گناہوں کے معاف کرنے والے میرے تمام گناہ معاف کردے۔

حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو نماز فجر کے بعد پڑھ کر دعا کرے گا اس کی دعا مستجاب ہوگی۔ حق تعالیٰ فرشتوں کو مقرر فرماتا ہے کہ اس کی حفاظت کریں اگر تمام جن وانس اس کو ضرر پہنچانا چاہیں تو ہرگز قادر نہ ہوں گے۔

(۲) دعائے کمیل (دعائے خضر)

حضرت کمیل ابن زیاد ناقل ہیں کہ مسجد بصرہ میں ایک مرتبہ جب کہ امیرالمومنین بھی موجود تھے نیمہ شعبان کا ذکر آیا تو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص نیمہ شعبان کو شب بیداری کرے اور دعائے خضر پڑھ کر اپنا مقصد بارگاہ ایزدی میں عرض کرے اس کی دعا ضرور مستجاب ہوگی۔ اے کمیل تو اس دعا کو ہر شب جمعہ پڑھا کر اگر یہ نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو تمام عمر میں ایک بار پڑھ لے کہ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا اس کے بعد حضرت امیرالمومنین نے یہ دعا تلقین فرمائی اور یہ دعائے کمیل کے نام سے مشہور ہوئی۔

یہ دعا صحیفہ علویہ میں ایک در ہائے نایاب کے خزانہ کا درجہ رکھتی ہے جس میں حق تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا بیان اور خدا اور بندے کے درمیان عجز و نیاز کے وہ ہوش ربا مناظر ہیں جن کی تلاوت سے قاری ششدر و مبہوت رہ جائے۔

دعائے تکمیل اخلاص و عرفان کی منزل کے علاوہ رجائیت کی بھی ایک مکمل تصویر ہے مقام غور ہے کہ ایک خاطی انسان جہنم میں جل رہا ہے پھر بھی وہ خدا کی رحمت سے مایوس نہیں ملاحظہ ہو۔

"اے میرے اللہ میرے پروردگار میرے آقا و مولا میں تجھ سے کن امور کی شکایت کروں اور کس چیز کے لئے فریاد و زاری کروں دردناک عذاب اور اس کی سختی کی یا طول بلا کی ... پروردگارا تو جانے کہ میں تیرے عذاب پر صبر کروں گا مگر تیری نظر کرم نہ ہونے پر کیسے صبر کر سکوں گا۔

(۳) دعائے یمانی یہ ایک نادر روزگار نعمت غیر مترقبہ ہے اور ہم گناہ گاروں کے لئے ایک تحفہ روحانی اس دعا میں خدا کی عظمت و جبروت کا جو بے مثال خاکہ حضرت نے کھینچا ہے اس کے پڑھنے سے قلب پر ایک ہیبت سی طاری ہوتی ہے اور خداوند کریم کے لامحدود احسانات و عنایات کی تفصیل پڑھتے ہوئے قلب و دماغ میں ایک وجدانی کیفیت ہوتی ہے حضرت یہ دعا شدائد اور نزول حوادث کے وقت پڑھتے تھے۔

(۴) دعائے مذخور اس دعا میں حضرت نے تسبیح و تحمید و تہلیل کا اس معجزانہ بلاغت کے ساتھ ذخیرہ کر دیا ہے کہ حق تعالیٰ کی عظمت و جلال کے تصور سے انسان کا دل ہل جائے اس کے بعد خدا سے طلب مغفرت کا اسلوب ملاحظہ ہو۔

"اے مانگنے والوں کو عطا کرنے والے اللہ۔ اے اسیران غم و رنج کی تکالیف دور کرنے والے اللہ اے بڑے سے بڑے کرب و اندوہ کو دور کرنے والے اللہ۔ اے رحم کرنے والے میں تیرے کمال بخشش اور کامل ناموں کے واسطے سے سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ والے رحمٰن میں تیرے ان اسماء کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جن سے تو راضی ہے اے اللہ اور اے رحمٰن میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر ہر شئے سے قبل ہر شئے کے ساتھ اور تمام اشیاء کے برابر ایسا درود بھیج جس کے شمار کرنے پر تیرے سوائے کوئی قادر نہ ہو اور جو کائنات کی تمام چیزوں اور ان سب اشیاء کے مساوی ہو جن کا احصاء تیری کتاب اور تیرے علم نے کیا ہو۔" اس آخری جملے کا غور سے مطالعہ کیا جائے کہ ان آٹھ الفاظ میں حضرت نے غیر معمولی ایجاز و اختصار کے ساتھ مغفرت و انابت کے تمام ابواب سمیٹ کر رکھ دیتے ہیں۔

"وَاِنْ تَفْعَلْ بِیْ مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ لَا مَا اَنَا اَهْلُهٗ"

ترجمہ: تو میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں۔

(۵) دعائے مشلول اس دعا میں حضرت امیر المومنین نے خدا کے ان ناموں کا ذکر کیا ہے جن سے بہت کم لوگ مانوس ہیں۔

سید ابن طاؤس نے کتاب منہج الدعوات میں امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے اس دعا کا پڑھنا اجابت دعا کا باعث اور غم والم کے دور ہونے کا موجب ہے اس کی برکت سے پڑھنے والے کا قرض ادا ہوگا۔ محتاجی مالداری سے بدل جائے گی گناہ بخش دیئے جائیں گے شیطان وسلطان کے شر سے محفوظ رہے گا اس دعا کو باطہارت پڑھو۔ بغیر طہارت کے پڑھنے کی جرأت نہ کرو۔

حضرت امیرالمومنین نے یہ دعا مناذل ابن لاحق کو تعلیم دی تھی جس کا نصف جسم اس کے باپ کی بددعا سے شل ہو گیا تھا اور اس کا باپ اس کے لئے دعا کرنے جاتے ہوئے راستہ میں اونٹ سے گر کر مر گیا تھا اس دعا کی برکت سے مناذل کی توبہ قبول ہوئی اور اس نے شفا بھی پائی اسی لئے یہ دعائے مشلول کے نام سے مشہور ہوئی۔

(۶۱) دعائے صنمی قریش

ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک شب مسجد نبوی میں دیکھا کہ حضرت امیرالمومنین نماز شب میں مشغول تھے میں ایک گوشہ میں بیٹھکر حضرت کے حسن عبادت سے محفوظ ہو رہا تھا۔ نماز شب کے بعد حضرت نے ایک دعا پڑھی جو میں نے کبھی نہیں سنی تھی میں نے عرض کیا کہ میری جان آپ پر فدا ہو یہ کیا دعا تھی۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ دعائے صنمی قریش تھی۔ اے عبداللہ جو شخص اس دعا کو برجوع قلب پڑھے خداوند عالم اس کے گناہ معاف کردے گا وہ شخص عذاب قبر سے مامون رہے گا اور جس حاجت کے لئے پڑھے گا پوری ہوگی اے ابن عباس اگر تمہارے کسی دوست پر بلا ومصیبت آئے تو یہ دعا پڑھے اس کو نجات ملے گی۔

دعائے جامع

اس دعا میں کلمہ توحید کا بار بار اعادہ کر کے صفت وموصوف کو ترکیب دے کر حمد ومناجات کے انداز بدل دیئے ہیں اس کے پڑھنے سے سورہ رحمٰن کا لطف وسرور حاصل ہوتا ہے۔ منہج الدعوات میں اس دعا کے پڑھنے والے کیلئے بہت فضیلت وثواب مرقوم ہے بالخصوص اس شخص کے لئے جو مدت عمر میں ایک سو مرتبہ پڑھ لے۔

ان دعاؤں کے علاوہ متعدد امراض سے شفایاب ہونے کی دعائیں، ماہ رمضان کی مخصوص دعائیں، کشادگی رزق، ادائے قرض، رد سحر، حاجت برآری، رد ظالم، دعا وقت احتضار، مہینے کی ہر تاریخ کی دعائیں، ایام ہفتہ کی دعائیں وغیرہ صحیفہ علویہ میں مرقوم ہیں۔

وسعت رزق

حضرت امیرالمومنین نے وسعت رزق کے لئے فرمایا کہ فرائض سے فارغ ہونے کے بعد سوتے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ اَنْ تَرْزُقَنِيْ رِزْقًا وَاسِعًا حَلَالًا طَيِّبًا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ؕ

دعائے سریع الاجابت

ایک شخص نے حضرت امیرالمومنین سے عرض کیا کہ معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ میری دعا مستجاب نہیں ہوتی ؏ حضرت نے فرمایا کہ تو دعائے سریع الاجابت سے کیوں دور رہا۔

عرض کیا کہ وہ کون سی دعا ہے حضرت نے فرمایا کہ :۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَجَلِّ الْاَكْرَمِ الْمَخْزُوْنِ الْمَكْنُوْنِ النُّوْرِ الْحَقِّ الْبُرْهَانِ الْمُبِيْنِ الَّذِيْ هُوَ نُوْرٌ مَعَ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ مِنْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فِيْ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ وَ نُوْرٌ فَوْقَ كُلِّ نُوْرٍ وَ نُوْرٌ يُضِيْئُ بِهٖ كُلُّ ظُلْمَةٍ وَ يُكْسَرُ بِهٖ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيْدٍ وَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ لَا تَقِرُّ بِهٖ اَرْضٌ وَلَا تَقُوْمُ بِهٖ سَمَآءٌ وَ يَاْمَنُ بِهٖ كُلُّ خَائِفٍ وَ يَبْطُلُ بِهٖ سِحْرُ كُلِّ سَاحِرٍ وَ بَغْيُ كُلِّ بَاغٍ وَ حَسَدُ كُلِّ حَاسِدٍ وَ يَتَصَدَّعُ بِعَظَمَتِهٖ الْبَرُّ وَ الْبَحْرُ وَ تَسْتَقِرُّ بِهِ الْفُلْكُ حِيْنَ يَتَكَلَّمُ بِهِ الْمَلَكُ فَلَا يَكُوْنُ لِلْمَوْجِ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَ هُوَ اسْمُكَ الْاَعْظَمُ الْاَجَلُّ الْاَجَلُّ النُّوْرُ الْاَكْبَرُ الَّذِيْ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ وَ اسْتَوَيْتَ بِهٖ عَلٰى عَرْشِكَ وَ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَسْئَلُكَ بِكَ وَ بِهِمْ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تَفْعَلَ بِيْ ۔۔۔ یہاں اپنی حاجات بیان کرے۔

(مصباح کفعمی)

؏ : <u>دعا قبول نہ ہونے کی وجہ</u> : ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ خداوند عالم تو فرماتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کرتا ہوں" پ۲۴ (مومن) مگر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو تجھ پر کوئی شخص ایسا نہیں کہ دعا مانگے اور قبول نہ ہو مگر ظالم کی دعا اس وقت تک رد ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے اب رہا وہ شخص جو حق پر ہے وہ جس وقت بھی دعا مانگتا ہے قبول کی جاتی ہے مگر اس طرح کہ اس کو خبر تک نہیں ہوتی اگر کسی بندہ کی دعا قبول کرنے کا انجام بہتر نہ ہوتا ہو تو اسے خدائے تعالیٰ روک لیتا ہے۔ تاکہ اس کو ضرر نہ پہنچے و نیز مروی ہے کہ عدم استجابت دعا کا راز یہ ہے کہ جب ہماری جانب سے نقض عہد ہو خدا اپنے عہد کو کیسے پورا کرے گا۔ چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ " اَوْفُوْا بِعَهْدِيْ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ " یہ ایک میثاق تھا جو یوم الست عالم ارواح میں ہر فرد سے لیا گیا تھا کہ محمد و آل محمدؐ علیہم السلام کو اس معرفت کے ساتھ جو حق ان کی معرفت کا ہے تسلیم کریں۔ ابوالبرکات سے مروی ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی دعا قبول ہو تو ادب دعا کا لحاظ رکھے یعنی اس کا دل حاضر ہے طعام حلال کھایا ہوا اور لباس حلال پہنا ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تم دعا کرنا چاہو تو خدا کی تحمید و تمجید، تسبیح و تہلیل اور حمد و ثنا کرو اور محمدؐ و آل محمد پر درود بھیج کر سوال کرو تو دعا مستجاب ہوگی، جب تک محمدؐ و آل محمد پر درود نہ بھیجو گے دعا رکی رہتی ہے۔

استدراج : انسان کو چاہیئے کہ نہ ہی عدم استجابت دعا سے دل تنگ ہو کہ حق تعالیٰ بندہ مومن کی آواز کو دوست رکھتا ہے اور نہ فوری دعا کے قبول ہونے سے خوش ہو کہ کہیں یہ استدراج نہ ہو۔ اگر تم کسی کو دیکھو کہ اس کی دعائیں فوراً قبول ہوتی ہیں اور وہ گناہوں میں مبتلا ہے تو سمجھ جاؤ کہ یہ استدراج ہے۔

اوقات دعا : امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دعا کے قبول ہونے کے چار اوقات ہیں بعد نماز وتر، بعد فجر ظہر اور بعد مغرب۔

جو لوگ اب تک ان دعاؤں کے فیض سے محروم ہیں وہ ان کی حلاوت تاثیر و نفوذ کو کیا جانیں انہیں چاہیئے کہ ان دعاؤں کی طرف توجہ کریں اور مستفید ہوں۔

تعلیم دعا

ایک شخص نے حضرت امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے ورثہ میں کچھ مال ملا ہے اس میں سے میں نے ایک درہم بھی راہ خدا میں نہ دیا پھر اس سے اور مال حاصل کیا لیکن اس میں سے بھی کچھ راہ خدا میں نہ دیا۔ پس آپ ایک ایسی دعا تعلیم دیجئے کہ جس کی وجہ سے اس کی تلافی ہو جائے اور جو کچھ ہو چکا ہے بخشا جائے۔ اور ہمیں صحیح عمل کروں۔

حضرت علیؑ نے فرمایا کہ جس طرح میں کہتا ہوں تو بھی کہہ۔

یا نوری فی کل ظلمۃ ویا انسی فی کل وحشۃ ویا رجائی فی کل کربۃ ویا ثقتی فی کل شدیدۃ ویا دلیلی فی الضلالۃ۔ انت دلیلی اذا انقطعت دلالۃ الادلاّ فان دلالتک لا تنقطع ولا یضل من ھدیت انعمت علی فاسبغت ورزقتنی فوفرت وغذیتنی فاحسنت غذائی واعطیتنی فاجزلت بلا استحقاق لذلک بفعل منی ولکن ابتداء منک لکرمک وجودک فتقویت بکرمک علی معاصیک وتقویت برزقک علی سخطک وافنیت عمری فیما لا تحب فلم یمنعک جرائتی علیک ورکوبی لما نھیتنی عنہ ودخولی فی ما حرمت علی ان عدت علی بفضلک ولم یمنعنی حلمک عنی وعودک علی بفضلک وان عدت فی معاصیک فانت العواد

بالفضل و انا العواد بالمعاصی فیا اکرم من اقر لہ بذنب وا عز من خضع لہ بذل لکرمك اقررت بذنبی ولعزك خضعت بذلی فما انت صانع بی فی کرمك واقراری بذنبی وعزك وخضوعی بذلی افعل بی ما انت اهله ولا تفعل بی ما انا اهله

ترجمہ : اے ہر تاریکی میں میرے نور اے ہر وحشت میں میرے انیس اور ہر مصیبت میں میری امید ہر سختی میں بھروسہ والے جب ہر طرف سے رہنمائی ختم ہو جائے تو گمراہی میں راستہ دکھانے والے میرا رہنما تو ہے تیری رہنمائی کبھی قطع نہیں ہوتی اور وہ گمراہ نہیں ہوتا جس کی تو ہدایت کرے تو نے مجھ پر لگاتار نعمتیں نازل کیں اور کافی رزق دیا اور اچھی سے اچھی غذا دی ۔ اور بلا استحقاق تو نے مجھے نعمتیں دیں ۔ تو نے کرم کی ابتدا اپنی طرف سے کی اور تیرے کرم کی ہی وجہ مجھے گناہ کی جرأت ہوئی اور تیرے غصہ کو سہنے کی قوت ہوئی میری عمر ایسے کاموں میں گذری جو تجھے پسند نہیں تو نے چونکہ نہ روکا اس سے جرأت بڑھ گئی ۔ اور میں نے وہ کیا جس کی تو نے نہی کی تھی اور جس کو تو نے حرام کیا تھا وہ بجا لایا اور تیرے حلم نے نہ روکا ۔ میں معاصی کی طرف لوٹتا رہا اور تو فضل دکھاتا رہا ۔ پس اے گناہ کے مقر پر سب سے زیادہ کرم کرنے والے میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں اور اے خضوع وخشوع کرنے والوں پر بخشش کرنے والے میں گناہ کا اقرار کرتا ہوں پس میرے ساتھ وہ کر جس کا تو اہل ہے اور وہ نہ کر جس کا میں اہل ہوں ۔

(اصول کافی ۔ ج ۲)